بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ نے ۲۰-محرم الحرام-۱۴۳۸ کا خطبہ جمعہ مسجد نبوی میں بعنوان "موت کی تیاری اور حسن خاتمہ کے اسباب" ارشاد فرمایا جس انہوں نے کہا کہ یہاں ہر ایک شخص مستقبل بنانے کیلیے تگ و دو کرتا ہے ان میں سے کامیاب وہی ہے جو دنیا و آخرت دونوں جہانوں کیلیے تیاری کرے، اور چونکہ موت ایک اٹل حقیقت ہے تو ہم سب کو اس کیلیے تیاری کرنی چاہیے، اچھی موت ہر مومن کی دیرینہ خواہش ہوتی ہے؛ اسے پانے کیلیے عقیدہ توحید اپنائیں، خالق و مخلوق کے حقوق و فرائض ادا کریں، حدود الہی کی پابندی کریں، گناہوں سے بچیں، ہر وقت موت کی تیاری میں رہیں اور وقت نزع اللہ تعالی سے کلمہ نصیب ہونے کی دعا کریں۔

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں جو ہمیشہ سے زندہ اور قائم رہنے والا ہے، وہی بادشاہی، عزت، ملکوت اور جبروت والا ہے، میں اپنے رب کی تعریف اور شکر گزاری کرتے ہوئے اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں اور گناہوں کی معافی چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، تمام انسان اسی کے قابو میں ہیں وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلے فرماتا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! اپنے چنیدہ بندے، اور رسول محمد، ان کی آل اور یکسو صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی اپنانے کیلیے رضائے الہی تلاش کرو اور اللہ کی نافرمانی سے دور رہو، تقوی تمہاری زندگی کے حالات درست کرنے کا ذریعہ ہے، مستقبل کے خدشات و توقعات کیلیے یہی زادِ راہ ہے، تباہ کن چیزوں سے تحفظ اسی سے ممکن ہے، اللہ تعالی نے تقوی کے بدلے میں جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ کے بندو!

اس زندگی میں ہر شخص اپنے فائدے کیلیے تگ و دو کرتا ہے، اپنے معاملات سنوارنے اور ذرائع معاش کیلیے کوشش کرتا ہے، ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دین اور دنیا دونوں کو سنوارتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے دنیا میں خیر سے نوازا اور آخرت میں بھی ان کیلیے خیر و بھلائی ہے، نیز انہیں آگ کے عذاب سے بھی تحفظ دیا۔

جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو دنیا کیلیے دوڑ دھوپ کرتے ہیں لیکن آخرت کو بھول جاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو گل چھرّے اڑاتے ہیں اور ڈنگروں کی طرح کھاتے ہیں، ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔

کسی بھی تمنا یا کام کی ایک انتہا ہے وہاں پہنچ کر وہ ختم ہو جائے گا، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَأَنَّ إِلَى رَبِّكَ الْمُنْتَهَى} اور بیشک تیرے رب کی طرف ہی [ہر چیز نے] پہنچنا ہے۔[النجم:۴۲] پاک ہے وہ ذات جس نے تمام دلوں کیلیے مصروفیات، ہر ایک کے دل میں تمنائیں اور سب کیلیے عزم و ارادہ پیدا کیا، وہ اپنی مرضی سے جو چاہے کرتا اور جسے چاہے چھوڑ دیتا ہے، لیکن اللہ تعالی کی مرضی اور ارادہ سب پر بھاری ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ} اور اللہ رب العالمین کی مرضی کے بغیر تمہاری کوئی مرضی نہیں ہے۔[التکویر:۲۹] لہذا جو اللہ تعالی چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

موت اس دھرتی پر تمام مخلوقات کا آخری انجام ہے، اس دنیا میں ہر ذی روح چیز کی انتہا موت ہے، اللہ تعالی نے موت فرشتوں پر بھی لکھ دی ہے چاہے وہ جبریل، میکائیل، اور اسرافیل علیہم السلام ہی کیوں نہ ہوں، حتی کہ ملک الموت بھی موت کے منہ میں چلے جائیں گے اور تمام فرشتے لقمۂ اجل بن جائیں گے، فرمانِ باری تعالی ہے: {كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۲۶) وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ} اس دھرتی پر موجود ہر چیز فنا ہو جائے گی [۲۶] صرف تیرے پروردگار کی ذاتِ ذوالجلال و الاکرام باقی رہے گی۔[الرحمن:۲۶-۲۷]

موت دنیاوی زندگی کی انتہا اور اخروی زندگی کی ابتدا ہے؛ موت کے ساتھ ہی دنیاوی آسائشیں ختم ہو جاتی ہیں اور میت مرنے کے بعد یا تو عظیم نعمتیں دیکھتی ہے یا پھر دردناک عذاب۔

موت اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، موت سے اللہ تعالی کی قدرت اور تمام مخلوقات پر اس کا مکمل تسلط عیاں ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ} اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تمھارے کسی ایک کو موت آتی ہے اسے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔[الانعام:۶۱]

موت اللہ تعالی کی طرف سے عدل پر مبنی ہے، چنانچہ تمام مخلوقات کو موت ضرور آئے گی، فرمانِ باری تعالی ہے: {كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ} ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر ہماری طرف ہی تمھیں لوٹایا جائے گا۔[العنکبوت:۵۷]

موت کی وجہ سے لذتیں ختم، بدن کی حرکتیں بھسم، جماعتیں تباہ، اور پیاروں سے دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں، یہ سب اللہ تعالی اکیلا ہی سر انجام دیتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ} وہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے، رات اور دن کا آنا جانا اسی کے اختیار میں ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے[المؤمنون:۸۰]

موت کو کوئی دربان روک نہیں سکتا، کوئی پردہ اس کے درمیان حائل نہیں ہو سکتا، موت کے سامنے مال، اولاد، دوست احباب سب بے بس ہوتے ہیں، موت سے کوئی چھوٹا، بڑا، امیر، غریب، بارعب یا بے رعب کوئی بھی نہیں بچ سکتا، فرمانِ باری تعالی ہے: {قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} آپ کہہ دیں: جس موت سے تم بھاگتے ہوئے وہ تمھیں ضرور ملے گی، پھر تمھیں خفیہ اور اعلانیہ ہر چیز جاننے والے کی جانب لوٹا دیا جائے گا، پھر وہ تمھیں تمہاری کارستانیاں بتلائے گا۔[الجمعہ:۸]

موت اچانک آکر دبوچ لیتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:{وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ}اور جب کسی نفس کی موت کا وقت آ گیا تو اللہ ہر گز مہلت نہیں دے گا، اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ [المنافقون:۱۱]

موت انبیائے کرام کے علاوہ کسی سے اجازت نہیں لیتی؛ کیونکہ اللہ تعالی کے ہاں انبیائے کرام کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے، اس لیے موت ہر نبی سے اجازت طلب کرتی ہے، ایک روایت میں ہے کہ ہر نبی کو اللہ تعالی دنیا میں ہمیشہ رہنے یا موت کا اختیار دیتا ہے تو انبیائے کرام موت پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کیلیے اللہ تعالی کے ہاں اجر عظیم ہے اور دنیا کو وہ معمولی چیز جانتے ہیں۔

یہ اللہ تعالی کی مرضی ہے کہ اولاد آدم کو دنیا سے موت دے کر نکالے اور اس کا رابطہ دنیا سے ختم ہو جائے، چنانچہ اگر وہ مؤمن ہو تو اس کا دل ذرہ برابر بھی دنیا کا مشتاق نہیں ہوتا، انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:(اللہ تعالی کے ہاں کسی کا اتنا مقام نہیں ہوتا کہ دنیا کی طرف پھر لوٹ جانا پسند کرے، چاہے وہاں اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں، البتہ شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے اور اسے دسیوں بار قتل کیا جائے، کیونکہ وہ قتل فی سبیل اللہ کی فضیلت دیکھ چکا ہے) بخاری و مسلم

موت لازمی طور پر آکر رہے گی اس سے خلاصی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، موت کی شدید تکلیف کوئی بھی بیان کرنے کی سکت نہیں رکھتا؛ کیونکہ روح کو رگوں، پٹھوں اور گوشت کے ایک ایک انگ سے کھینچا جاتا ہے، عام درد کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو لیکن وہ موت کے درد سے کم ہی ہوتا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو حالت نزع میں دیکھا، آپ کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا، آپ اپنا ہاتھ اس پیالے میں ڈبو کر اپنا چہرہ صاف کرتے اور فرماتے:("اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ" یا اللہ! موت کی سختی اور غشی پر میری مدد فرما) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے، کچھ روایات کے الفاظ میں ہے کہ:(بیشک موت کی غشی بہت سخت ہوتی ہے)

ایک شخص نے اپنے والد سے حالت نزع اور ہوش میں پوچھا:"ابا جان! مجھے موت کے درد کے بارے میں بتائیں تاکہ میں بھی عبرت پکڑوں" تو والد نے کہا:"بیٹا! ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ ایک مڑی ہی کنڈی میرے پیٹ میں گھمائی جا رہی ہے اور میں سوئی کے ناکے میں سے سانس لے رہا ہوں" ایک اور قریب المرگ شخص سے کہا گیا کہ کیسا محسوس کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا:"مجھے لگ رہا ہے کہ میرے پیٹ میں خنجر چلائے جا رہے ہیں" ایک شخص سے موت کی المناکی کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا:"ایسے لگتا ہے کہ میرے پیٹ میں آگ بھڑکائی جا رہی ہے"

جو شخص ہمیشہ موت کو یاد رکھے تو اس کا دل نرم رہتا ہے، اس کے اعمال اور احوال اچھے ہوتے ہیں، وہ گناہ کرنے کی جرأت نہیں کرتا، فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتتا، اور نہ ہی دنیا کی رنگینیاں اسے دھوکے میں ڈالتی ہیں، وہ ہمیشہ اپنے پروردگار سے ملنے کا شوق رکھتا ہے، اور جنت میں جانے کا سوچتا ہے۔

لیکن جو شخص موت کو بھول جائے، دنیا میں مگن ہو، بد عملی میں مبتلا ہو، خواہشات کا انبار ذہن میں ہو، تو ایسے شخص کیلیے موت سب سے بڑی نصیحت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (لذتوں کو پاش پاش کر دینے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو) ترمذی، نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ: موت لذتوں کو ختم اور زائل کر دینے والی ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رات کی ایک تہائی گزر گئی تو نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: (لوگو! اللہ کو یاد کرو، جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو ساتھ ہی دوسرا بھی پھونک دیا جائے گا، موت کے ساتھ ہی تمام سختیاں شروع ہو جاتی ہیں) ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: "نصیحت کیلیے موت اور توڑنے کیلیے زمانہ کافی ہے، آج گھروں میں تو کل قبروں میں رہو گے" ابن عساکر

ہر قسم کی سعادت مندی، کامیابی، کامرانی موت کیلیے تیاری میں پنہاں ہے، کیونکہ موت جنت یا جہنم کا دروازہ ہے۔

اللہ رب العالمین کی وحدانیت کا اقرار، صرف ایک اللہ کی عبادت اور شرک سے بیزاری موت کی تیاری کیلیے از بس ضروری ہے، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: (اللہ تعالی فرماتا ہے: ابن آدم! اگر تو مجھے زمین بھر گناہوں کے ساتھ ملے لیکن تم نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں تمہیں اتنی ہی مقدار میں مغفرت دے دوں گا) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا۔

موت کی تیاری کیلیے حدودِ الہی اور فرائض کی حفاظت کریں، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ} اور حدودِ الہی کی حفاظت کرنے والے اور مومنوں کو خوشخبری دے دیں۔[التوبہ: ۱۱۲]

موت کی تیاری کیلیے کبیرہ گناہوں سے باز رہیں، فرمانِ باری تعالی ہے: {إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا} اگر تم منع کردہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو تو ہم تمہارے گناہ مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ داخل کریں گے۔[النساء: ۳۱]

موت کی تیاری کیلیے مخلوق کے حقوق ادا کریں، انہیں پامال مت کریں، یا ان کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام مت لیں؛ کیونکہ شرک کے علاوہ کوئی بھی حقوق اللہ سے متعلق گناہ ہو تو اسے اللہ تعالی معاف فرما دے گا، لیکن مخلوق کے حقوق اللہ تعالی معاف نہیں فرمائے گا بلکہ ظالم سے مظلوم کا حق لے کر دے گا۔

موت کی تیاری کیلیے وصیت لکھ کر رکھے اور اس میں کسی قسم کی غلطی مت کرے۔

موت کی تیاری کچھ اس انداز سے ہو کہ کسی بھی وقت موت کیلیے انسان تیار رہے، چنانچہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: {فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ} جس کے بارے میں اللہ تعالی ہدایت کا ارادہ فرمالے تو اسلام کے لیے اس کی شرح صدر فرما دیتا ہے۔[الأنعام:۱۲۵] تو نبی ﷺ نے فرمایا: (یعنی: اس کے دل میں اللہ تعالی نور ڈال دیتا ہے) اس پر صحابہ کرام نے پوچھا: "یا رسول اللہ! اس کی علامت کیا ہوگی؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (آخرت کی تیاری، دنیا سے بیزاری اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری)

حقیقی سعادت مندی اور سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ انسان کا خاتمہ بالخیر ہو، حدیث میں ہے کہ: (اعمال کا دارو مدار ان کے خاتمے پر ہوتا ہے)

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص کی آخری بات "لا الہ الا اللہ" ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا) ابو داود اور حاکم نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

کلمہ پڑھنے کے لیے تاکید اس حکم سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ قریب المرگ شخص کو نرمی سے کلمہ شہادت کی تلقین کی جائے، تا کہ اسے یاد آ جائے نیز اس پر سختی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ پہلے ہی سخت تکلیف میں ہوتا ہے، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو) مسلم

یہ بدبختی کی بات ہے کہ انسان موت کو بھول جائے اور اس کیلیے تیاری کرنا چھوڑ دے، گناہوں میں مگن ہو جائے اور عقیدہ توحید پامال کر دے، ظلم و زیادتی کرتے ہوئے معصوم جانوں کا قتل کرے، حرام مال کمائے اور کھائے، مخلوقات کے حقوق غصب کرے، ہوس پرستی میں ڈوب جائے، اور آخری دم تک گناہوں کی دلدل میں پھنسا رہے، پھر موت کے وقت اسے کسی قسم کی پشیمانی کوئی فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی موت کا وقت ٹلے گا، فرمانِ باری تعالی ہے: {حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (۹۹) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ} جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے [۹۹] جسے میں چھوڑ آیا ہوں امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا [اللہ فرمائے گا] "ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا" یہ بس ایک بات ہوگی جسے اس سے کہہ دیا۔ اور ان [مرنے والوں] کے درمیان دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک ایک آڑ حائل ہوگی۔[المؤمنون:۹۹-۱۰۰]

جب کہ قیامت کے دن سستی اور موت کی تیاری نہ کرنے کی وجہ حسرت و ندامت مزید بڑھ جائے گی، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (۵۵) أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ (۵۶) أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (۵۷) أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (۵۸) بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ} اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری

طرف نازل کی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو [۵۵] [پھر وہ کہے] افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے حق میں کرتا رہا اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے تھا [۵۶] یا یوں کہے کہ: "اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیز گاروں سے ہوتا" [۵۷] یا جب عذاب دیکھے تو کہنے لگے: "مجھے ایک اور موقعہ مل جائے تو میں نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں" [۵۸] [اللہ فرمائے گا] کیوں نہیں! تیرے پاس میری آیات آئیں تو تو نے انہیں جھٹلا دیا اور اکڑ بیٹھا اور تو کافروں میں سے ہی تھا" [الزمر: ۵۵-۵۹]

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلیے ہیں وہی بادشاہ، حق اور ہر چیز واضح کرنے والا ہے، کامل حکمت اور مؤثر دلائل اسی کیلیے مختص ہیں، اگر وہ چاہے تو سب کو ہدایت سے نواز دے، میں اپنے رب کیلیے حمد و شکر بجالاتا ہوں، توبہ اور استغفار اسی سے کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی قوی اور مضبوط ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں آپ وعدے کے سچے اور امین ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، انکی آل، تابعین عظام اور صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں روزِ قیامت تک نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

کماحقُّہ تقوی الہی اختیار کرو، متقی کامیاب ہوں گے اور شکوک و شبہات میں مبتلا سمیت سستی و کاہلی کرنے والے نقصان اٹھائیں گے۔

مسلمانو!

خاتمہ بالخیر کے اسباب کی پابندی کرو، اس کیلیے اسلام کے ارکان خمسہ پر عمل پیرا رہو، گناہوں اور ظلم وزیادتی سے بچو۔

موت کے وقت خاتمہ بالخیر کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعا کریں؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے: {اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ} تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔ [غافر: ۶۰]

دعا ہمہ قسم کی خیر کا سرچشمہ ہے، چنانچہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دعا عبادت ہے) اسے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے، اور اسے حسن صحیح قرار دیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص کثرت کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ: " اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ" [یا اللہ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے پناہ عطا فرما] تو وہ آزمائش میں پڑنے سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے)

اور موت کے وقت برے انجام کے اسباب میں یہ شامل ہے کہ: حقوق اللہ اور حقوق العباد پامال کیے جائیں، کبیرہ گناہوں پر انسان مُصر رہے، اللہ تعالی کی تعظیم کی بجائے تحقیر کرے، انسان دنیا میں مگن ہو کر آخرت بالکل بھول جائے۔

اللہ کے بندو!

{إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو [الأحزاب:۵۶]، اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

اس لیے سید الاولین و الآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً۔

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقش قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین، یا ذو الفضل العظیم!

یا اللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کفر اور کافروں کو، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یارب العالمین! یا اللہ! بدعات اور بدعتی لوگوں کو ذلیل و رسوا فرما، یا اللہ! ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سنتوں پر کاربند فرما یہاں تک کہ جب ہم تجھ سے ملیں تو تو ہم سے راضی ہو، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما، یا اللہ! تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما، یا اللہ! ان کی قبروں کو وسیع فرما، ان کی قبریں منور فرما، یا اللہ! ان کی قبروں کو منور فرما، یا اللہ! اپنی رحمت کے صدقے ان کے گناہوں سے درگزر فرما، اور ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما، یارب العالمین!

یا اللہ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے پناہ عطا فرما۔

یا اللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں اور چالوں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! ہمیں ہمارے نفسوں اور برے اعمال کے شر سے محفوظ فرما، یا اللہ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یا اللہ! تو ہی ان کو قابو رکھنے والا ہے، یاذوالجلال والا کرام!

یا اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے گناہ معاف فرمادے، یا اللہ! تو ہمارے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جنہیں تو ہم سے بہتر جانتا ہے سب گناہ معاف فرمادے، تو ہی ترقی و تنزلی دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یا اللہ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کا سوال کرتے ہیں، یا اللہ! ہم جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یا اللہ! تمام امور میں ہمارے لیے انجام بہتر فرما، یاذوالجلال والا کرام! یا اللہ! ہمیں ایک لمحہ کیلیے بھی ہمارے سپرد مت فرما، یا اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں، یاذوالجلال والا کرام!

یا اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلم ممالک میں پھوٹنے والے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یارب العالمین! یا اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلم ممالک میں پھوٹنے والے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یارب العالمین! یا اللہ! ایسے انداز سے فتنے ختم فرما جس کے نتائج اسلام اور مسلمانوں کیلیے بہتر ہوں، یاارحم الراحمین!

یا اللہ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، یا اللہ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، یا اللہ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، جس میں اسلام اور مسلمانوں کیلیے عافیت ہو، یارب العالمین!

یا اللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، اور ہمارے ملک کی حفاظت فرما، ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، اور ان کی صحیح سمت میں رہنمائی فرما، یاارحم الراحمین!

یا اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو مسلمانوں کی شام میں مدد فرما، یا اللہ! شام میں مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! ان پر ان کے دین کی وجہ سے مال و جان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے، یارب العالمین!

یا اللہ! ان کی ان پر ظلم ڈھانے والوں کے خلاف مدد فرما، یا اللہ! تباہی ظالموں اور کافروں کا مقدر بنادے، یارب العالمین! بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! عراق میں ہمارے بھائیوں پر رحم و کرم فرما، یا اللہ! پوری دنیا میں تمام مسلمانوں پر رحم و کرم فرما، یارب العالمین! یا اللہ! انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف نجات دے، یاذوالجلال والا کرام!

یا اللہ! ہم سب مسلمان جادو گروں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یا اللہ! ہم ان کے شر سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں، یا اللہ! جادو گروں نے اس دھرتی پر سرکشی، بغاوت اور فساد پھیلا رکھا ہے، یا اللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، یا اللہ! اپنی رحمت سے ان کی مکاریاں تباہ فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یا اللہ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! انہیں تیری مرضی کے مطابق توفیق عطا فرما، یا اللہ! ان کی تمام تر کاوشیں تیری رضا کیلیے مختص فرما، اور ان کی ہر اچھے کام پر مدد فرما، یارب العالمین! یا اللہ! انہیں تیری رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یا اللہ! انہیں صحت وعافیت سے نواز، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، بیشک تو ہی معبود بر حق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ! ان کے دونوں نائبوں کو تیری مرضی اور اسلام و مسلمانوں کیلیے بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

یا اللہ! ہمارے ملک کی ہر قسم کے شر و برائی سے حفاظت فرما، یارب العالمین!

یا اللہ! یاذوالجلال والاکرام! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے، یا اللہ! مسلمانوں کے دلوں کو آپس میں ملا دے۔

یا اللہ! بیماروں کو شفایاب فرما، یا اللہ! ہمارے بیماروں کو شفایاب فرما، یا اللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہمارے بیماروں کو شفا یاب فرما، یارب العالمین!

یا اللہ! برے فیصلوں، دشمنوں کی پھبتی، بد بختی اور سخت آزمائش سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں، یاذوالجلال والاکرام!

یا اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندو!

{إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۹۰) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ} اللہ تعالی تمہیں عدل و احسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو[۹۰] اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے[النحل:۹۰، ۹۱]